



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH CENTER

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ہم گھر میں پھٹی، جلی، پرندے، پال سکتے ہیں۔؟ یا ہم گھر میں کس طرح کے جانور پال سکتے ہیں۔؟

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ صالح المنجد سے جب اس بارے سوال ہوا تو انہوں نے اہل علم کی رائے بیان کرتے ہوئے کچھ یوں نتیجہ نکالا ہے :

شرعی احکام میں بعض جانوروں کو رکھنے اور ان کی پرورش کرنے کی نہی آئی ہے، مثلاً (کتا اور خنزیر) کیونکہ اسے رکھنے میں کئی قسم کے نقصانات ہیں، جن میں سے ہوسکتا ہے بعض کا ہمیں علم ہو اور کچھ ہمارے علم میں نہ آئیں۔ لیکن جن جانوروں کو رکھنا شریعت نے منع نہیں کیا تو انہیں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، سنت نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ صحابہ کرام نے زیبائش اور رکھوالی، اور مباح قسم کے کھیل اور دل بہلانے کے لیے مباح جانور رکھے ہوئے تھے۔

جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے بھٹوئی بھائی کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا، اس کی یہ چڑیا مر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غمگین دیکھا، تو اس کا دل بہلانے لگے جو اس بھٹوئے سے پرندہ کو رکھنے کی رضامندی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"اے ابو عمیر نفیر نے کیا کیا!!"

اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک عورت ملی کی وجہ سے آگ میں داخل ہو گئی، اس نے اسے باندھ دیا اور کھانے کو کچھ نہ دیا، اور نہ ہی اسے پھوڑا کہ وہ زمین کے کپڑے وغیرہ کھالے"

تو اس حدیث سے یہ سمجھ آتی ہے کہ اگر اس عورت نے اس ملی کو کھانے کے لیے کچھ دیا ہوتا تو وہ اس وعید سے نجات پاتی۔

اور کہا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت بھی اس لیے پڑی کہ وہ اپنے ساتھ ملی رکھا کرتے تھے۔

لہذا مباح اور جائز حیوانوں کی ضروریات پوری اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے پال کر رکھنا جائز اور مباح امور میں سے ہے، بلکہ ہوسکتا ہے اجر و ثواب میں بھی شامل ہو۔

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہر جاندار اور ذی روح میں اجر و ثواب ہے"

لیکن جب اس کا خیال نہ رکھا جائے اور اس کی دیکھ بھال نہ ہو تو یہ گناہ اور معصیت کے باب میں داخل ہوگا، اور یہ آگ کی وعید میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے جس میں عورت نے ملی کی دیکھ بھال نہ کی اور اس کا خیال نہ رکھا تو وہ مر گئی۔

یہاں ہم سوال کرنے والے بھائی اور قاری کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ مشرقی اور مغربی تنظیموں سے قبل ہی اسلام نے عورت اور جانوروں اور ملازمین اور مالکوں وغیرہ کے سارے حقوق کا خیال رکھنے کا اعلان کیا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اللہ تعالیٰ پر مخلوق کے کیا حقوق ہیں اسے بھی بیان کیا ہے۔

یہاں ہم یہ بھی تنبیہ کریں گے کہ حیوان اور جانوروں سے زیادہ انسان و بشر کے حقوق کا خیال رکھنا زیادہ اولیٰ اور افضل ہے، اور اس میں اجر و ثواب بھی زیادہ ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"آگ سے بچ جاؤ اگرچہ آدمی کھجور خرچ کر کے ہی"

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی ہے :

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا تنہا جنت میں اس طرح ہیں"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انجسنت شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

اس کے علاوہ بھی کئی ایک احادیث ہیں جن میں حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

تو اس بنا پر آپ کے لیے خوبصورتی والی مچھلیاں جن کا ذکر آپ نے سوال میں کیا ہے رکھنی جائز ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ان کی دیکھ بھال کرنا ہوگی، اور انہیں ہلاک کرنے والے اسباب سے بچنا ہوگا۔

نوٹ: بعض اہل علم نے پالتو جانوروں کے رکھنے اور نہ رکھنے میں ان کی قید اور آزادی کو بھی بنیاد بنایا ہے یعنی ان اہل علم کے نزدیک وہ پالتو جانور رکھا جاسکتا ہے کہ جس کا رکھنا مباح ہو بشرطیکہ اس کو قید نہ کیا گیا جیسا کہ علی، مرغی، کبوتر وغیرہ جو آزاد اور کھلے بھی پھرتے رہیں اور خود ہی اپنے ڈربے یاہنجرے میں آزاد مرضی سے واپس بھی آجائیں۔

حداماعندی والنداعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کیٹی

